استحکام پاکستان اقرار تشکر کے ذریعہ
قرآن وسیرت سرور دو عالم ﷺ کی روشنی میں

پروفیسر آفتاب حیدر نقوی

مضمون کا عنوان اتنا اہم ہے کہ اس پر جتنا لکھا جائے کم ہے اور عنوان کے حساب سے یہ ایک ضخیم کتاب بھی بن سکتی ہے کہ جس کا ماضی بھی وسیع ہے اور حال بھی کم نہیں اور مستقبل کی توقعات بھی بہت زیادہ ہیں، ماضی میں جو کوشش کی گئیں وہ اگر مستحکم نہ ہوتیں تو پاکستان نہیں بن سکتا تھا۔ استحکام پاکستان دولفظوں سے بنا ہے پہلا لفظ استحکام ہے جو عربی زبان کا ہے۔(۱) بمعنی مضبوطی استواری پختگی استقلال قیام (جمع استحکامات) یہ لفظ جیسا کہ ہم لکھ چکے، عربی زبان کا ہے اور مذکر مستعمل ہے اسی لفظ کے ساتھ فارسی کی اضافت جو کہ کا کی کے معنی دیتی ہے لگائی گئی، اور مضاف جس کا پاکستان ہے یعنی پاکستان کا استحکام اور پاکستان فارسی زبان کا لفظ ہے۔(۲) یہ لفظ پاک+ستان سے (ستان فارسی زبان کا لفظ ہے جو بطور لاحقہ استعمال ہوتا۔(۳) جس کے معنی ہیں پاک مقام، پاک وطن، ہم نے یہ لغوی بحث اس لئے شروع کی ہے تاکہ استحکام پاکستان کا مفہوم غیر نہ رہے اور اس عنوان کی وجہ بھی سمجھ میں آجائے کہ یہ کیوں منتخب کیا گیا ہے۔

یہ موضوع وقت کی ضرورت ہے اس کی اتنی اہمیت ہے کہ نوبت یہاں تک آگئی ہے کہ ہر ایک دوسرے سے پوچھ رہا ہے کہ اب کیا ہوگا؟ کیا ملک دہشت گردوں کی کوششوں سے لخت لخت ہو جائے گا، اس سوال کا جواب تسلی وتشفی سے بھرپور اگر کہیں سے مل سکتا ہے تو وہ قرآن و سیرت کی علمی بارگاہیں ہیں، جہاں سے شعور رشد وہدایت کے انوار کی مسلسل بارش ہو رہی ہے۔

ہمارا تعلیمافتہ طبقہ تاریخ پاکستان کا مطالعہ کر چکا ہے، اعظم چوہدری، عبدالمجید مجاہد اور مختلف مصنفین کی کتابیں پڑھ چکا ہے۔ موج کوثر اور رود کوثر، آب کوثر محمد اکرم ﷺ کی کتابیں پڑھ چکا ہے، پاکستان ناگزیر تھا، جان چکا ہے، اور پاکستان کو وجود میں لانے والے نعرے کو بھی جانتا ہے کہ پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الہ الا اللہ، اور یہ بھی جانتا ہے کہ پاکستان ۲۷ رمضان المبارک کو معرض وجود میں آیا، اور شب قدر میں بننے والا پاکستان مسلمانوں کی تقدیر کو عروج دینے کے لئے بنا شب قدر وہ رات ہے جو عبادت کے لئے بنائی گئی ہے، اس رات کے لئے فیروز اللغات

میں درج ہے کہ یہ عربی زبان میں لیلۃ القدر کہلاتی ہے اور یہ رمضان کے آخری عشرہ کی رات ہے اور یہ رات ۲۷ رمضان کو ہوتی ہے، اس رات میں عبادت کرنے کا ثواب ہزار ماہ کی عبادت سے زیادہ ہوتا ہے۔(۴)

پاکستان تحفہ خداوندی ہے: اس تحفہ کی حفاظت کرنا ہر ایک کا فرض ہے۔ اس فریضے کی ادائیگی کے لئے حکمراں طبقے سے لے کر عوام الناس تک سب کی شمولیت ضروری ہے، اس لئے کہ واقعی پاکستان نعمت خداوندی ہے اور نعمت کا شکر ادا کرنا بہت ضروری ہے۔ نعمت کا شکر ادا کرنے سے اللہ مزید برکات نازل فرماتا ہے جو نعمت کا شکر ادا نہیں کرتے، ان سے نعمت چھین بھی سکتا ہے، کیونکہ کفران نعمت کی سزا زیادہ ہے، اب مسئلہ یہ ہے کہ نعمت کا شکر کیسے ادا کیا جائے؟ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ہمارے لئے اسلام کا ہر طریقہ آسان کر دیا، شکر کو اللہ نے اپنے ذکر سے مربوط کرتے ہوئے سورۂ بقرہ میں ارشاد فرمایا:

فَاذْكُرُونِيٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ (۵)

سوتم ان نعمتوں پر مجھ کو یاد کرو میں تم کو یاد رکھوں گا میرے احسانات کا شکریہ ادا کرتے رہو اور میری نافرمانی نہ کیا کرو۔

اس آیت سے ثابت ہو رہا ہے کہ یاد الٰہی کرتے ہوئے اس نعمت دینے والے کا تذکرہ کرتے ہوئے پاکستان کے بنانے میں قدرت کی مدد کو یاد کرتے ہوئے، اگر شکر پروردگار ہوگا تو پاکستان کو اللہ اور مستحکم کر دے گا اور اگر شکر نہیں ادا کرنے کا ارادہ ہے تو گویا کفر کی جانب قدم بڑھانے کے مترادف ہوگا، اگر ہم نے شکر ادا کرنے کا یہ طریقہ اپنایا ہوتا تو یہ دن نہ دیکھنے پڑتے، مگر یہ اسی صورت میں ممکن تھا کہ جب پاکستان ملنے پر خوشی کا اظہار یوم تشکر نعمت الٰہی کے ہوتا، اور چاہے یہ سالانہ تقریب میں ڈھلتا تب بھی یہی انداز ہوتا اور اس میں بناوٹ نہ ہوتی کہ صرف جھنڈیاں لگالیں، نعرہ لگالیتے، یا جھنڈے لگالیتے یا ملی نغمے گالیتے اور اس کو بھلا دیا کہ یہ تحفہ پروردگار تھا، اس کے لئے (نماز) شکرانہ پڑھنا چاہئے تھا اس ملک خداداد کی سلامتی کی دعا مانگنی چاہئے تھی اگر یہ دعا مانگ لی ہوتی تو ہم سے ہمارا بازو جدا نہ ہوتا، مگر اب بھی ضروری ہے کہ اس کے لئے امن وسلامتی کی دعا مانگی جائے، اس کے کھیتوں کی ہریالی اس کے مکینوں کی خوش حالی کی دعا

مانگی جائے اور یہاں سے دہشت گردی اور اسلام دشمن نظریات کے خاتمے کی دعا مانگی جائے اور اس ملک سے انتشار اور بے یقینی کی فضا کے خاتمے کی دعا مانگی جائے اور اس ملک کے صحت مند معاشرے کے استقلال کی دعا کی جائے، جیسے معاشرہ بیمار ہوتا ہے، ویسے ہی ملک کے نظریات بھی بیمار ہوتے ہیں اگر یہ ہمارے دل کی بیماری بن جائے تو دھڑکن رک سکتی ہے، اور دل کے اطمینان کے لئے جو آیت قرآن حکیم نے سورۂ رعد میں دی ہے وہ یہ ہے کہ:

الَّذِيْنَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ أَلاَ بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ(٦)

جولوگ ایمان لائے اور ان کے دلوں کو اللہ کی یاد سے اطمینان ملتا ہے اور آ گاہ ہو جاؤ کہ اللہ کے ذکر سے ہی قلوب کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔

گویا ذکر خدا کی کثرت ملک کو استحکام دلا سکتی ہے اور اب اس نعرے کا مفہوم بھی سامنے آ گیا کہ جب ہندوستان کی سرزمین پر مسلمان کی زندگی تنگ ہونے لگی اور ان کی بقا کا مسئلہ خطرہ میں پڑنے لگا تو صرف اس نعرے نے ان کی بقا کی راہ ہموار کر دی کہ پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الٰہ الا اللہ اس کی تکرار جلوس میں جلسہ میں اتنی بار کی گئی کہ قدرت کو مسلمانوں پر پیار آ گیا اور قدرت نے کاتب تقدیر سے پاکستان کو مسلمانوں کی تقدیر میں لکھوا دیا اور آج بھی استحکامِ پاکستان کے لئے یادالٰہی ذکرالٰہی کثرت سے ضروری ہے اور یہ یادالٰہی مربوط ہے ذکر نبی سے اور ذکر نبی ہمیں فرمان نبی اور سیرت نبی ﷺ کے پرحسین الفاظ میں ملتا ہے، آپ ﷺ کی سیرت کی سند قرآن کریم سے ملتی ہے اور قرآن کریم کی سند آپ ﷺ کی زبان پاک سے ملتی ہے، دونوں ایک دوسرے کے لئے لازم وملزوم ہیں، اسی لئے یہ حقیقت ہے کہ آپ قرآن کریم مجسم ہیں اور قرآن کریم آپ ﷺ کے کردار کی تفسیر ہے ایسی حسین تصویر جس میں حب خدا کے نعرے کی جلوہ سامانی ہے کہ:

كان خلقه القرآن

کتنا سچا فرمان ہے کہ آپ کا خلق قرآن کریم ہے اور استحکام پاکستان کے لئے قوانین بنانے والے فرمان نبی سے استفادہ کریں تو ہمیں اس ملک کو مستحکم کرنے میں روحانی طاقت ملے گی آپ نے فرمایا وہ طاقت ور نہیں جو پہلوان کو جنگ میں پچھاڑ دے، بلکہ طاقت ور وہ ہے جو اپنے غصے کو

کنٹرول کرلے، اگر آج بھی ہر پاکستانی نبی کریم ﷺ کے اس قول پر عمل کرے تو افتراق و انتشار کی فضا ختم ہو جائے اور ملک مستحکم ہو جائے اور کہیں لڑائی جھگڑا نہ ہو، اور نہ کسی احتجاج کی صورت سامنے آئے گی، نہ تاوان کے کیس، نہ انتقامی کارروائیاں، نہ عالمی دہشتگردی ہوگی۔

ہمارے نبی کریم حکیم انسانیت ﷺ ہیں، انہوں نے معاشی استحکام کے لئے ایک اصول دیا کہ مومن قوی رہے جو معاشی طور پر مستحکم ہو اور کمزور مومن وہ ہے جو معاشی طور پر غیر مستحکم ہو اس کا ایمان بھی بک سکتا ہے اس کا ضمیر بھی بک سکتا ہے اس کی زبان بھی بک سکتی ہے اس کا قلم بھی بک سکتا ہے۔

مگر یہ ساری حقیقت اسی وقت سامنے آسکتی ہے جب نفع و نقصان، نیک و بدی ایمان والے، میں تمیز کرنے کا ہنر آئے اور یہ ہنر ملتا ہے صرف علم کے ذریعے اور علم کا حصول نبی پاک ﷺ نے مرد و زن دونوں کے لئے ضروری قرار دیا:

اطلبوا العلم فریضة علی کل مسلم ومسلمة(۷)

یہ انتہائی مختصر سے اصول میں جو ہم نے قرآن و سیرت سے اخذ کئے ہیں،
ورق تمام ہوا اور ذکر باقی ہے۔
سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے

وما علینا الا البلاغ المبین

حواشی و حوالہ جات

١۔ فیروز اللغات، اردو جامع سے مدد لی اور فیروز اللغات عربی ایڈیشن سے بھی مدد لی گئی ہے، فیروز اللغات اردو جامع میں، ص۹۳

۲۔ فیروز اللغات جامع اردو، اور فیروز اللغات فارسی، ص۲۸۰

۳۔ فیروز اللغات جامع اردو، اور فیروز اللغات فارسی، ص۲۸۲

۴۔ فیروز اللغات جامع اردو، اور فیروز اللغات فارسی، ص۱۲۳۶

۵۔ القرآن، سورۂ بقرہ، آیت۱۵۲

۶۔ القرآن، سورۂ راعد، آیت ۲۸

۷۔ شیخ یعقوب کلینی، اصول کافی، باب فریضة العلم